خواتین دین کا کام کیسے کریں

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

اعلیٰ انسانی اقدار کو بحال کرنے والی وُہ کامیاب اور فیض بخش تحریک جس کا آغاز محسنِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوتِ نور رساں سے کیا مرد اور عورت ہر دو کی مخلصانہ کوششوں سے مزین دکھائی دیتی ہے تحریکِ حق کو پہلے مرحلہ پر ہی شدائد و کرائب کی آندھیوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے جس طرح مالی اور جانی مدد فراہم کی وہ تاریخ کے طالب علم سے پوشیدہ نہیں صحیح بات یہ ہے کہ اسلامی تحریک کا وُہ پہلا "قوام" جو خوشحال مستقبل کی مضبوط اساس ثابت ہوا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاکیزہ شباب، ابوبکر صدیق کے متین تجربات، علی المرتضیٰ رض کا معصوم بچپنا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی عفت آراء نسوانیت بہترین عنصر ہے اس وقت ایک بار پھر انسانوں کو یہ بنیادی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے کہ عورت اُم المومنین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ان اصولوں اور تعلیمات کی شمع خود روشن کرے۔ جس کی ضیاء اور نور میں "اسلام" اپنے بھرپور اور جامع نظام سے انسانیت کی تقدیر بدلنے میں کامیاب ثابت ہوسکے۔ یہ بات بغیر کسی شک کے کہی جاسکتی ہے کہ عورت جب تک "غلبۂ اسلام" کے لیے اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں کرے گی انقلابِ حق کے راستے ہموار نہیں ہوسکیں گے۔

وُہ عورت جس کے سینے میں ملّت کی زبوں حالی کا گہرا درد ٹیسیں مار رہا ہو اور اس کے دماغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی عالمگیر شکستگیاں طوفان اٹھا رہی ہوں یقیناً وہ ہر قیمت پر چاہے گی کہ سفینۂ ملّت بحرِ اضطراب سے کسی نہ کسی طرح ساحل آشنا ہو۔ اس راہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام مردوں کی طرح عورت کو بھی جو قربانیاں دینی پڑیں گی وُہ اس سے دریغ نہیں کرے گی۔

موجودہ حالات میں فکری اور عملی نقطۂ نظر سے مسلمان جس بے حسی جمود اور نظریاتی بے راہ روی کا شکار ہیں شاید مسلمانوں کی تاریخ میں ایسا موقع کبھی نہیں آیا۔ مغرب زدہ کلمہ گو، مادہ پرست

Marfat.com

مفکرین، جدّت گزیدہ علماء، شیطان خو مجتہدین اور کفر خواہ قائدین جہاں اسلامی روایات اور اصولوں کو بُری طرح پلیٹ کر رہے ہیں وہاں انکی کوشش ہمیشہ سر دم اس ڈگر پر رہتی ہے کہ اسلام پر دل و جان سے فدا ہونے والے سادہ دل مسلمانوں کے افکار و عقائد کو برباد کیا جائے۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ غلیظ پروپیگنڈہ عورتوں میں کیا جا رہا ہے اور اس کا نظریاتی اعتقادی اور عملی ناتا اسلام سے توڑنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جا رہا کہا جاتا ہے کہ اسلام نے وراثت میں عورت کا حصہ مرد کی نسبت کم رکھا ہے کبھی یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ شریعت میں عورت اور مرد کی گواہی برابر قرار نہیں دی گئی اور کبھی یہ عورت اور مرد کی دیت میں فرق کیوں ہے اور بعض جذباتی لوگ تو خدائی حکمتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عورت اور مرد کے درمیان حائل تمام نفسیاتی، عملی اور طبعی بنیادوں کو منہدم کر کے عورتوں میں سستی شہرت کے حصول کے لیے خدا کی ناراضگی تک مول لینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں حالانکہ تند اور تیز تقریروں اور فاسد خیالوں سے خدائی قانون کے لابدی اور اٹل دفعات کو تھوڑا ہی منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت ہماری قوم گر رہی ہے ہمارا کردار مجروح ہو چکا ہے ہمارے دانشکدوں اور تربیت گاہوں میں دانش و بینش اور خیر و صلاح داموں کے عوض بکتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں بھی "رشوت اور سفارش" کا مہلک مرض بُری طرح سرایت کر گیا ہے۔ اس قوم کا کیا بنے گا جس کے ہاں ریلوے کا ٹکٹ بھی واقفیت شناسائی اور رشوت کے بغیر نہ ملتا ہو۔

ان حالات میں اپنی گرتی ہوئی اور دم توڑتی ہوئی قوم کا آخری سہارا نئی نسل کے نوجوان اور "خواتین" ہیں اور اگر ہم غلطی نہیں کھاتے تو اسلامی تحریک کا ثمر بار انقلاب بھی دو رُخ رکھتا ہے ایک گھر کے اندر جہاں انقلاب کی ضمانت "عورت" دے سکتی ہے اور دوسرا گھر سے باہر جہاں انقلاب کی گھنٹی نوجوان بجا سکتا ہے۔

ہمارے معاشرے کا نصف حصہ عورتوں پر مشتمل ہے اور مردانہ معمولات سے لبریز سوسائٹی کی ریڑھ کی ہڈی بھی "عورت" ہی ہے لیکن ستم یہ ہے کہ اس کی تربیت کے لیئے نہ تو ہم نے قومی سطح پر اور نہ ہی دینی سطح پر مناسب اور فعال لائحہ عمل ترتیب دیا۔ جس معاشرہ کی اسّی فیصد خواتین اسلام کی بنیادی تعلیمات سے عاری ہوں وہاں مصطفوی انقلاب، نظام مصطفےٰ اور اسلام

Marfat.com

ایسے عالی اور نور آفرین نظریات کی بالادستی کیسے قائم ہو، قومی زندگی کا یہ وہ گوشہ ہے جسے آباد کرنے اور منور کرنے کی اولین ضرورت ہے۔ زعمائے ملت نے اگر اس طرف توجہ نہ دی تو شاید یہ ناممکن نہ ہو کہ مشرق مغرب بن جائے اور پھر شرافت اور حیا کی بیٹیاں تھور بن کر قوم کی جڑوں میں بیٹھ جائیں۔
اسلام نے "انقلاب" کے لیے عورت کو جتنی اہمیت دی اسکا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن حکیم نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کو "امت" سے تعبیر کیا اور امت "اُم" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ماں ہونا ہے۔ کیا اس کا صاف یہ معنیٰ نہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اس وقت تک انقلابی سطح پر موثر نہیں بنایا جاسکتا جب تک کہ قوم کی عورتوں کو پاکیزہ، نقدیر بدل، اور ملی سوچ کا حامل نہیں بنا دیتے۔ یہاں پہنچ کر مسلم خواتین کو بھی سوچنا ہوگا کہ انہیں کتنے بڑے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ جتنی بڑی نعمت کسی کو ملے اتنا ہی اس پر شکر واجب ہوتا ہے اس وقت مسلم خاتون بھی مردوں کی طرح عجیب سی صورتحال کا شکار ہے۔ غیر مسلم مفکرین نے عورت کو بنیادی ذمہ داریوں سے بے گانہ بنا دیا ہے۔ اباحیت، عریانیت، فحاشی، آزاد خیالی، سطحیت، بے فکری ایک عذاب بن کر خواتین کو چمٹ گئی ہے۔
ہماری قوم کو ماں کی باعثِ اقدار گود سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ایک مغربی مفکر نے کہا تھا۔ کہ ماں جتنی بڑی ہوتی ہے بیٹا اتنا ہی عظیم پیدا ہوتا ہے فاطمہ رضی نہ ہو تو شبیر رضی کیسے پیدا ہو، ماں عظیم نہ ہوتی تو محمد بن قاسم رح کیسے بنتے، طارق بن زیاد رح تاریخ کیسے رقم کرتے، انقلاب کی خشت اول گھر ہوتا ہے اور گھر کی تقدیر عورت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ چاہے تو وہ ماحول کو پیرس کی گلی بنا دے اور چاہے تو۔ مدینہ کا ماحول گھر کھینچ لائے۔

قوم کی بیٹیوں اور ملت کی ماؤں سے ہمارا سوال ہے، ہماری التجا ہے، درخواست ہے اور دردمندانہ اپیل کہ وہ سوچیں اور خوب سوچیں کیا انہیں اللہ تعالےٰ نے بے مقصد پیدا کیا ہے یا ان کی تخلیق کا بھی کوئی مقصود ہے ہم سمجھتے ہیں کہ "قیام دین" کے لیے منزل محبت کی طرف رواں دواں کارواں "خواتین" کی سنجیدہ اور متین جدوجہد کے بغیر عافیت کے ساتھ گوہر مقصود حاصل نہیں کر سکتا۔

قوم کی بیٹیو!

تم سے ملت کا مستقبل وابستہ ہے۔

Marfat.com

تمہاری آغوش سے فلاحِ اُمت کی صبحیں پھوٹ سکتی ہیں۔
تمہاری غیرت ارتقا و بقا کی تاریخ رقم کر سکتی ہے۔
تمہارا حجاب زندگی کے سمندر میں پاکیزگی کا تلاطم پیدا کر سکتا ہے۔
تمہارا درد مند سینہ اپنے دمِ جستجو اور نفسِ کفر سوز سے ملّی صفیں منظم کرنے میں دقیع کردار ادا کر سکتا ہے۔
تمہاری راتوں کے جگراتے قوم کا مقدر جگا سکتے ہیں۔

تمہاری مصیبتیں
تمہاری تکلیفیں
تمہارے مصائب
تمہارے کرائب
رنگ لا سکتے ہیں
نور کی کہکشاں سجا سکتے ہیں
رحمتوں کی برکھا لا سکتے ہیں
تم سمٹ جاؤ
تو
قوم پھیل سکتی ہے
تم
گھر میں ذمہ داری سنبھالو۔
تو قوم ارض و سما پر غلبہ پا سکتی ہے
میری بہن!
تو مغرب کی بیٹی نہیں
مشرق کی عزت ہے
تیرے سر پر فرنگ کا سایہ نہیں

Marfat.com

گنبدِ خضرا کی چھاؤں ہے۔

تیری زندگی کا مقصد تعیش نہیں زندگی ہے

زندگی برائے زندگی ہے

زندگی برائے بندگی ہے

تیرے دماغ کے فطری خطوط سے دنیا پرستی نہیں خُدا پرستی کی جھلک سامنے آنی چاہئے۔

قوم کے حسین خوابوں کی تعمیر تُو ہے۔

مشتاقانِ جمالِ نبوی کی تنویر تو ہے

تصویرِ کائنات کا رنگ تیرا وجود ہے

تیری گود

تیری مہد

تیری آغوش

تقدیر ہے اور حوصلہ

عزم ہے اور جہاد

تیرے پاس کیا نہیں

اے بنت امت! کیا یہ کافی نہیں

کہ تیرے شجرۂ تربیت میں خدیجہؓ کا نام آتا ہے، عائشہؓ کی تاریخ آتی ہے

فاطمہؓ کا حوالہ ملتا ہے، زینبؓ کی شجاعت اُبھرتی ہے۔

حوّا تو ہے

مریم تیرا نام ہے

تقدیس تو تھی اور

تربیت تیرے دم سے تھی

کہاں گئی عفت

کہاں گئی عصمت

Marfat.com

کہاں گیا دبوئہ تعمیر

اور کہاں چھوڑا حسنِ حیا

معاف!

معاف!

اور معذرت صد معذرت!

مجھے تلاش ہے میری تاریخ کی

اور میری تاریخ تیرے ہاتھ میں ہے

میری بہن! قوم گنبد نہیں ہوتی اور ملت عطردان نہیں ہوتی۔

ہو چکا جو ہونا تھا۔ کر لیا جو اغیار نے کرنا تھا اب باطل کا دور نہیں نور کا زمانہ ہے اب مغرب کا لات و منات نہیں چلے گا اللہ ہو گا، خدا ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے حیا ہو گا باخدا ہو گا۔

اٹھ اپنا کردار ادا کر

ان کاموں سے بچ جن سے رسول خدا نے منع کیا ہے

تو تحریک مصطفوی کی نیک دل اور جانباز کارکنہ ہے

تجھے دنیائے کفر کی بے لگام خواتین کے نقشِ قدم پر نہیں چلنا چاہئے۔

دین دشمن تحریکوں کا آلۂ کار نہیں بننا چاہیئے۔ بہکے افکار اور الجھی سوچوں کے دھاروں پر نہیں چلنا چاہیئے تیری زندگی کا اپنا منشور ہے۔ تیرا اپنا ایک نظامِ حیات ہے۔

تیرے پڑھنے کیلئے اپنی ایک کتاب ہے، تیری قیادت کے لیے تیرے اپنے رسولؐ ہیں، تیری اپنی ایک تہذیب ہے، تیرے تمدن کا اپنا ایک بانکپن ہے۔

گھروں کی اونچی اونچی دیواریں تیری قید کی علامت نہیں۔

تیری عظمت کی دلیل ہیں۔ حیا کی چادر قدامت نہیں پاکیزگی کی برھان ہے تیری دبی دبی آواز بزدلی نہیں عصمتوں کا وقار ہے تیری جھکی جھکی پاک نگاہی تہذیبی سرقہ نہیں تمدن کی اصلاح

Marfat.com

ہے۔ بچوں میں رہنا تیرا بچپنا نہیں ملت کی رگ تقدیر میں خونِ حیات ہے۔ فاطمہ کی بیٹی !
عائشہ کی لختِ جگر !

جب تک سورج طلوع نہ ہو دن نہیں چڑھتا۔ جب تک عورت نہ سلجھے رونقِ ہستی ماند رہتی ہے۔ تُو سلجھے تو دنیا جنت بداماں تُو اُلجھے تو عقبیٰ نار بداماں۔

زشامِ ما برون آور سحر را
بہ قرآں، باز خواں اہلِ نظر را
تُومی دانی کہ سوزِ قرأتِ تو
دگرگوں کرد تقدیرِ عمر را

اسلام کی تاریخ میں بلاشبہ عورتوں کے نیک جذبوں، پاکیزہ امنگوں، ستھری سیرتوں اور عفت مآب کرداروں نے انقلاب بپا کیا۔ وُہ بھی عورت تھی جس نے فرعون کے گھر صداقت و حرّیت کا نعرۂ آتشیں لگایا اور قرآنِ حکیم نے قابلِ رشک انداز میں اسکا ذکر کیا۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ التحریم ۱۱

اور اسی طرح اللہ نے اہلِ ایمان کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال پیش فرمائی جب کہ اس نے دُعا مانگی اے میرے رب بنا دے میرے لیے اپنے پاس ایک گھر جنت میں اور بچالے مجھے فرعون سے اور اس کے (کافرانہ) عمل سے اور مجھے اس ستم پیشہ قوم سے نجات دے۔

اور وُہ بھی عورت تھی جس نے اپنے سوزِ قرأتِ قرآن سے عمرؓ کی تقدیر کو دگرگوں کردیا۔
کربلا کی تاریخ جور وستم میں حوصلوں کے جو چراغ زینبؓ نے روشن کئے ان کا نور دسرور الفاظ میں سمونا ازبس دشوار ہے۔

میری بہنو! تم میں سے بہت سی خوش بخت خواتین ایسی ہیں جن کے نام انکے والدین نے بڑی عقیدتوں سے عائشہؓ و فاطمہؓ رکھے ہیں۔
اگر آپ مغرب کی ڈمی نہیں۔

Marfat.com

روزی نہیں

اور

چمپا نہیں

رومان نگر کی اگر آپ لیلیٰ نہیں۔

ناگن نہیں۔

ہرنی نہیں۔

بلکہ

فاطمہؓ ہو

عائشہؓ ہو

خدیجہؓ ہو

حلیمہؓ ہو

زینبؓ ہو

اسماؓ ہو

عاتکہؓ ہو

حفصہؓ ہو

اور

سودہؓ ہو تو ہمیں تلاش ہے ان ماؤں کی جن کے لہجوں میں قرآن کا غنا ہو۔۔۔۔!!

جن کے ماتھوں میں سجدے تڑپ رہے ہوں۔۔۔!!

جن کی آوازوں میں حق و حقیقت کی بجلیاں ہوں۔۔!!

جن کے ہاتھوں پر ملّت سازی کیلئے دعاؤں کا رعشہ ہو۔۔!!

جن کی رات سوزِ عبادت میں گزرتی ہو۔۔۔۔!!

اور

جن کے دن گھر کو تشکیل ملّت کا گہوارہ بنانے میں بسر ہوتے ہوں۔۔۔!!

Marfat.com

ہمیں ضرورت ہے ایسی بہنوں کی جو اپنے ویروں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی تلقین کریں۔۔۔۔!!

ان کی زبانیں رجز خواں ہوں، باقرآں ہوں، اور حدی خواں ہوں
اور یہ بھی کہ وہ اپنی عصمتوں کی حفاظت میں تیغ براں ہوں

مولا!

اس ماں پر میری نسل فدا ہو جائے جو مجھے پھر سے صلاح الدین ایوبی دے طارق بن زیادہ دے، محمد بن قاسم دے ہاں اور پھر مجھے میری تاریخ دوبارہ مل جائے میری عزت بحال ہو جائے ملت اسلامیہ باعروج ہو جائے اور کفر کے کاخ محل گر جائیں۔

اقبال نے کیا خوب کہا۔

اگر پندے زدرویشے پذیری
ہزار امت بمیرد تو نہ میری
بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

ہمیں شناخت چاہیئے۔

یہ سڑک پر کون جارہا ہے
حیا کی چادر پھاڑ کر
غیرت کا جنازہ نکال کر
نازِ عفت کا آبگینہ توڑ کر
شرم کا جامہ اتار کر
خاوند سے بگڑ کر
بھائی سے اُلجھ کر
باپ سے ٹھن کر
ماں کو سادگی کا طعنہ دے کر

Marfat.com

خالق کو بھول کر

مصطفیٰ کو چھوڑ کر

سر بازار

اتنی بے باکی

اتنی بے کشی اور دیدہ دلیری

الحفظ والامان

میرے اللہ!

آگ لگ جائے اس قانون کو جس نے مؤنث کو مذکر بنا دیا اور مذکر کو مؤنث بنا دیا دانشکدے بدتمیزی کے طوفان اٹھانے لگے۔ خیر شر ہونے لگی اور شر کا نام خیر ڈالا جانے لگا عورت اور مرد مخلوط ہوئے تو زبان شیطان نے کلچرڈ ہونے کا لقب گھڑا۔

لوگو! پرانے ہو جاؤ اتنے پرانے کہ دورِ مصطفیٰ پھر لوٹ آئے۔ تمہاری بچیاں اور بیٹیاں بہوئیں اور بہنیں باحیا ہو جائیں اور باخدا!!

میں تو سوچتا ہوں کہ کہیں ایسے تو نہیں کہ اللہ کریم نے اپنے محبوب کو "ایھا المزمّل" چادر والے نبی کہہ کر اس لیے پکارا ہو کہ کسی کی بیٹی کہیں اتباع کی آڑ میں چادر نہ اتار پھینکے اگر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حسن بھی "مزمّل" میں پنہاں ہے تو بناتِ ملت کا حسن چادر، چاردیواری اور پردہ و حجاب ہی میں مضمر ہے۔ اقبال اسی نکتہ کو بڑے حسین اسلوب میں ادا فرماتے ہیں۔

جہاں تابی ز نورِ حق بیا موز!

کہ اُو باصد تجلّی در حجاب است

عورت سورج ہے اور آفتاب!! دیا نہیں، چراغ نہیں کہ جو جدھر چاہے ادھر لے جائے عورت سورج ہے، چاند ہے، کہکشاں ہے جو نور بھی دیتے ہیں اور اپنی تجلی سے صد تاریکیوں کے پردے چاک بھی کرتے ہیں لیکن اپنا محل، اپنا محور اپنی منزل اور اپنا مقام نہیں بھولتے اور نہیں چھوڑتے ایک اور بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارے خدا اور رسول اللہ نے عورتوں کو اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہو کر پیش ہونے سے منع فرمایا۔

Marfat.com

ارشاد باری ہے۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ (النور: ۱۸ : ۳۱)

اے محبوب!

مومن عورتوں سے فرمائیے!

کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں

اور اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں

البتہ اس سے جو خود ظاہر ہو جائے

مضائقہ نہیں

انہیں چاہیئے کہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کی بکل رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں

میری بہن! زینت بُری چیز نہیں۔ اچھا پہننا اور اچھا کھانا جرم نہیں۔ جُرم تو حسین تصوّرات کی بستیوں میں بے راہروی کی آگ روشن کرنا ہے۔

جذبات کے ٹھہرے سمندروں میں جنس پرستی کا ہیجان پیدا کرنا ہے حسن سیرت کے نازک آبگینوں سے جمالِ حیات نچوڑ لینا ہے۔ بلا شبہ مرد جس وقت بھوکا ریچھ بن جائے اور عورت اپنی زینت کھول کر متاعِ بازار بن جائے تو معاشرہ کی پاکیزگی کی ضمانت فراہم نہیں کی جاسکتی یہ کہنا بھی بجا کہ اعمال میں نیتوں کا بڑا دخل ہوتا ہے لیکن اعمال کی دنیا میں صرف نیتیں ہی کام نہیں کرتیں بلکہ سعی وکسب کا بھی بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ بے کردار معاشرے دراصل بُرے اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ وگرنہ فطرت بذاتِ خود حسنِ نیت کی ذہنیت رکھتی ہے۔ قرآن حکیم کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ

لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

زینت صرف بالوں کے انداز نہیں

زینت صرف ملبوسات کے ڈیزائن نہیں

زینت صرف آرائش کے قرینے نہیں

Marfat.com

زینت صرف زیورات کی چمک نہیں
زینت صرف خوشبوؤں کی مہک نہیں

چہرہ زینت

بدن زینت

دست زینت

قدم زینت

عورت کا ہر جزو زینت

اور صنفِ نازک سراپا قدم زینت

بہنو سنئے!

کہ عورتوں کو مناسب نہیں کہ وہ اپنی زینت ظاہر کریں۔

دوپٹے، چادریں لباس اور برقعے پردہ کے لیے ہوتے ہیں۔ ستم یہ ہے کہ انہیں ہی اگر زینت بنا دیا جائے تو کیا اللہ کو راضی رکھا جا سکتا ہے!

بال کاٹ کر۔!

دوپٹہ گلے میں لٹکا کر۔!

لباس جسم سے چمٹا کر۔!

زیور بدن پر سجا کر۔!

اور پھر گلی گلی، چمن چمن، سمن سمن چلنے کے ایسے انداز کہ گھوڑوں کی ٹاپ بھی مات کھا جائے

سنو اور غور سے سنو!

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ط (النور ۳۱)

یہ عورتیں زمین پر ایسے زور سے قدم نہ رکھیں کہ (آواز سے) انکی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے۔!!

نرم گوئی، نرم خوئی

نرم مقالی، نرم خیالی

اور

لہجوں کا دھیما پن

Marfat.com

نظروں کی لجاحت
لَے کی مٹھاس
نرم دمِ گفتگو اور گرم دمِ آہنگجو

حسنِ سیرت کا ایک پہلو ہے۔ جمالِ اخلاق کی ایک جہت ہے ہر جگہ پسندیدہ ہے ہر شخص اُسے اچھی نظر سے دیکھتا ہے لیکن مرد مرد سے اور عورت عورت سے اخلاق کا یہ فلسفہ اپنا سکتا ہے لیکن اسکے برعکس کسی عورت کو اگر مرد سے گفتگو مقصود ہو تو لہجے میں تھوڑا سا تناؤ آجانا چاہیے اور قیل و قال میں تھوڑی سختی تاکہ دل جنس پرستی کے مرض سے بچ جائیں۔

قرآنِ حکیم کی صریح ہدایت ملاحظہ ہو۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ (الاحزاب: ۳۲)

پس لہجے میں نرمی نہ ہو تو کہیں کوئی دل کا مریض طمع خام میں نہ مبتلا ہو جائے۔

عورتوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ متاعِ خام نہیں۔ انبیاؑ و مرسلین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ ملّت پرور ہیں، اور قوم ساز ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلمان اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ عورت حکمران نہیں ہوتی۔

ملّی اقدار کی پاسبان ہوتی ہے
عورت دہلیز نہیں ہوتی
چرخِ ملّت کا رخشندہ ستارہ ہوتی ہے
عورت جیبی گھڑی نہیں ہوتی
ملّی ترقی اور عروج کا معیار ہوتا ہے
عورت دستی چھڑی نہیں ہوتی
بدی کو ختم کرنے کا زبردست اسلحہ ہوتا ہے
عورت روزن سے نکلنے والی روشنی نہیں ہوتی
آفتابوں اور مہتابوں کو لوری دینے والا آسمان ہوتا ہے
عورت ملّت سوز بھی ہوسکتی ہے اور ملّت ساز بھی
عورت نور آفریں بھی ہوسکتی ہے اور نار آگیں بھی
عورت رحمت پرور بھی ہوسکتی ہے اور زحمت بداماں بھی

Marfat.com

عورت لطافت گل بھی بن سکتی ہے اور خلشِ خار بھی

جہاں را محکمی از امہات است
نہادِ شاں امین ممکنات است
اگر ایں نکتہ را قومے نداند
نظامِ کار و بارش بے ثبات است

ذمہ داری کے اعتبار سے خواتین مردوں پر سبقت رکھتی ہیں ۔

خود سیکھنے کا بوجھ
تعمیرِ اخلاق کی محنت
امورِ خانہ داری کی مشقت
صلۂ رحمی کے لیے ماحول سازی کی فکر
سکھانے اور تربیت دینے کا بار
خانہ کشی کے لیے فکری دماغ سوزیاں

ظاہر ہے یہ وہ کلفتیں ہیں جن سے دل اور دماغ سکون میں نہیں رہتے اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ عورت مرد کی نسبت زیادہ روحانیت کی حامل ہو تاکہ اُسے اطمینان قلب حاصل ہو سکے۔ اس عظیم مقصد کے لیے ضروری نہیں، خواتین جنگل جنگل پھرنے لگ جائیں اور روحانیت کے نام پر حیا کی چادر پھاڑ ڈالیں۔ رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شریعت میں یہ کسی کے مزار پر بھی نہیں جا سکتیں۔ روحانیت کے لیے قرآن مجید نے کتنا خوبصورت نسخہ تجویز فرمایا۔

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ
وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

(الاحزاب: ۳۳)

اور قائم کرتی رہو نماز
اور دیتی رہو زکوٰۃ
اور فرماں برداری کرتی رہو اللہ اور اس کے رسُول کی ۔

Marfat.com

اکتساب فیض کرنا برا نہیں۔

طلبِ نوا میں بے تاب رہنا مذموم نہیں

شریعت کی پابندیاں قبول کرتے ہوئے

خواتین مردوں سے زیادہ دینِ مبین کی

خدمت کر سکتی ہیں۔

تکمیلِ دین

تطہیرِ اخلاق

تزکیۂ باطن

صفائے قلب

اکمالِ دعوت

تسلیمِ جان

قیامِ صرف

انفاقِ مال

اور کثرتِ ذکر

میں مردوں اور عورتوں کی یکساں ذمہ داریاں ہیں۔

قرآن مجید نے کس ولولہ آفریں انداز میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی صفاتِ حسنہ گنی ہیں۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ الاحزاب ۳۵

بلاشبہ

اسلام کا کام کرنے والے مرد اور

اسلام کا کام کرنے والی عورتیں

ایمان رکھنے والے مرد

اور ایمان رکھنے والی عورتیں

Marfat.com

تابع داری کرنے والے مرد
اور تابع داری کرنے والی عورتیں
سچے مرد اور سچی عورتیں
صابر مرد اور صابرہ عورتیں
ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں
صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں
روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں
شرمگاہوں کے محافظ مرد اور شرمگاہوں کی محافظ عورتیں
کثرت سے اللہ کو یاد رکھنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کو یاد رکھنے والی عورتیں
ان سب کے لیے اللہ نے تیار کر رکھا ہے
بخشش کا سامان اور اجرِ عظیم

بناتِ امّت!
آؤ مل کر عہد کریں!! کہ
ہماری زندگی میں محبِّ مصطفےٰ کی شمع فروزاں رہے گی
راہِ حق میں ہماری آرزومندیوں کے نغمے بے سُر نہیں ہونگے۔
تب وتابِ جاودانی ہماری حیاتِ مستعار کا منشور رہے گا۔
ہم اپنے سچے جذبوں سے عفت وعصمت کے آبگینے ٹوٹنے نہیں دیں گے
طہارت اور پاکیزگی ہماری میراث ہے اسے ہم ہر صورت میں قائم رکھیں گے
ہماری منزل ہمارا اِلٰہ ہوگا ——— ہمارے رہبر مصطفےٰ ہونگے
ہماری سانسیں ——— ہمارے دلوں کی دھڑکنیں
ہمارا سوز وسازِ آرزومندی ———
ہمارا جینا ——— ہمارا مرنا
ہماری کوشش ——— ہماری محنت بس اِسی لیے ہوگی کہ
کہ دین صرف اللہ ہی کے لیے ہوجائے۔
اللھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمّد وعلیٰ آلِ محمّد وبارک وسلّم صلِّ علیہ وعلیٰ اصحابہٖ اجمعین

Marfat.com

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علّامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی رُوح پرور انقلاب انگیز تصانیف خُود پڑھیے، دُوسروں کو پڑھائیے۔

تبصرہ (سورۂ یوسف سورۂ یٰسین) — قرآن حکیم کی جمال آراء اور حکمت افروز تفسیر

معجم اصطلاحات — علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

سنابلِ نور — مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہٗ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت

صبحِ زندگی — اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملّت اسلامیہ کیلئے حیات جاوداں کا پیغام

صفیرِ انقلاب — خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملّت کے لیے دعوتِ عمل

پُروقار محبت عزت نواز عشق — حُبّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

سراغِ زندگی — فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر

حقیقتِ تقویٰ — تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

◆ میلاد النبی بیانِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکرِ بنات ◆ فکرِ شباب ◆ معیارِ عمل ◆ بارِ امانت
◆ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابُو درداؓ ◆ عبد الرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب الخیرؓ
◆ عباس بن عبد المطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ
◆ ابُو ایوب انصاریؓ

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھایئے۔

تبصرہ (سورۂ یوسف سورۂ یٰسین) — قرآن حکیم کی جمال آراء اور حکمت افروز تفسیر

معجم اصطلاحات — علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

سنابلِ نور — مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہٗ العزیز کی محافل نور کی حکایاتِ مہر و محبت

صبحِ زندگی — اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام

صفیرِ انقلاب — خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے افراد ملت کے لیے دعوت عمل

پروقار محبت عزت نواز عشق — حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

سراغِ زندگی — فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر

حقیقتِ تقویٰ — تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

◆ میلاد النبی بیانِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکرِ بنات ◆ فکرِ شباب ◆ معیارِ عمل ◆ بارِ امانت

◆ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابو درداءؓ ◆ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب بن عمیرؓ

◆ عباس بن عبدالمطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ

◆ ابو ایوب انصاریؓ

Marfat.com